ہفتہ وار رسالہ: 362
WEEKLY BOOKLET: 362

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ”نیکی کی دعوت“ کی ایک قسط

بنام

نیکی کی دعوت کیسے دیں؟

صفحات 14

نیکی کی دعوت میں نرمی ضروری ہے 02
شرابی پر انفرادی کوشش کا نتیجہ 06
خالی تھیلا 11
بری باتوں سے روکو ورنہ۔۔۔! 13

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون ”نیکی کی دعوت“ کے صفحہ 497 تا 510 سے لیا گیا ہے

نیکی کی دعوت کیسے دیں؟

دُعائے عطار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ ” نیکی کی دعوت کیسے دیں؟“ پڑھ یا سن لے اس کو نرم مزاج اور میٹھے بول بولنے والا بنا، اور اسے والدین سمیت بے حساب بخش دے۔
اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ علیہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جس نے مجھ پر سو 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔“
(مجمع الزوائد، 10/253، حدیث:17298)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت کا تارِک حضور علیہ السّلام کے طریقے پر نہیں

حضرتِ عبد اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سردارِ مکّۂ مکرّمہ، سلطانِ مدینۂ مُنوّرہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اِرشاد ہے: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزّت نہ کرے اور نیکی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے منع نہ کرے۔
(ترمذی، 3/370، حدیث:1928)

نیکی کی دعوت صِرف عُلَما پر نہیں، عوام پر بھی لازِم ہے

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے الفاظ ” نیکی کا

www.dawateislami.net

حکم نہ دے اور بُرائی سے منع نہ کرے“ کے تحت فرماتے ہیں: ہر شخص اپنی طاقت اور اپنے عِلم کے مطابِق دینی اَحکام لوگوں میں جاری کرے۔ یہ صِرف عُلَما کا ہی فَرض نہیں سب پر لازِم ہے، حاکم ہاتھ سے بُرائیاں روکے، عالِم عام زَبانی تبلیغ سے یہ فَرض انجام دے۔ فی زمانہ اِس سے بہت غفلت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 416/6)

میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاؤں تُو کر ایسا جذبہ عطا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اَعرابی نے جب مسجد میں پیشاب کر دیا۔۔۔

حضرت اَنَس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نور کے پَیکر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ مسجِد میں موجود تھے کہ ایک اَعرابی (یعنی دیہاتی) آیا اور مسجِد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَصحاب رضی اللہُ عنہم نے اسے پُکارا: ”ٹھہرو!“ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے نہ روکو چھوڑ دو۔ صَحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان خاموش ہو گئے حتّٰی کہ اُس نے پیشاب کر لیا۔ پھر مُبَلِّغِ اعظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُسے بُلا کر (نرمی و شفقت) سے فرمایا: ”یہ مساجِد پیشاب اور گندَگی کیلئے نہیں یہ تو صِرف اللہ پاک کے ذِکر، نماز اور تِلاوتِ قرآن کیلئے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کسی کو پانی لانے کا حکم دیا، وہ پانی کا ڈول لایا اور اُس (یعنی پیشاب کی جگہ) پر بہا دیا۔

(مسلم، ص164، حدیث:285)

نیکی کی دعوت میں نرمی ضَروری ہے

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ (نَجِس یعنی ناپاک) زمین اگرچِہ سُوکھ کر پاک ہو جاتی ہے (جبکہ اس سے نَجاست کے اثرات

www.dawateislami.net

زائل ہو جائیں) لیکن زمین کا دھونا بَہُت ہی بہتر ہے کہ اِس سے گندَگی کا رنگ و بُو بھی جلدی جاتا رہتا ہے اور اس سے تَیَمُّم بھی جائز ہو جاتا ہے۔ اِس حدیث (میں پانی کا ڈول بہانے کے تذکِرے) سے یہ لازِم نہیں آتا کہ ناپاک زمین بِغیر دھوئے پاک نہیں ہو سکتی نیز مسجِد میں پاکی کے عِلاوہ صفائی بھی چاہئے اور یہ دُھلنے سے ہی حاصِل ہوتی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اِس میں مُبَلِّغِین کو طریقۂ تبلیغ کی تعلیم ہے کہ تبلیغ اَخلاق اور نرمی سے ہونی چاہیے۔
(مراٰۃ المناجیح، 1/326)

پیشاب کرتے کرتے اچانک رُک جانے کے طِبّی نقصانات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کوئی پیشاب کر رہا ہو اُس کو چونکا دینے والی آواز لگانے اور ڈرانے سے بچنا چاہئے کیوں کہ پیشاب کرتے کرتے کسی خوف وغیرہ کے سبب ادھورا پیشاب فوراً روک دینے سے طِبّی طور پر اتنے سخت نقصانات پہنچ سکتے ہیں جتنے سانپ کے ڈَسنے سے بھی نہیں ہو سکتے! پیشاب اَدھورا چھوڑ دینے کی وجہ سے جُنون (یعنی پاگل پن اور بے ہوشی کے دَورے پڑنے) اور گُردوں کی مُہلِک بیماریاں ہو سکتی ہیں۔

کھڑے کھڑے پیشاب کرنا سُنّت نہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایت میں کھڑے کھڑے پیشاب کرنے کا تذکِرہ ہے، اِس ضِمن میں عرض ہے کہ کھڑے کھڑے پیشاب کرنا سنَّت نہیں ہے چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، "بہارِ شریعت جلد اوّل (1250 صفحات)" صفحہ 407 پر ہے: تمام مسلمانوں کی پیاری پیاری امی جان حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تُم اُسے سچّا نہ جانو، حُضُور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔
(ترمذی، 1/90، حدیث: 12)

www.dawateislami.net

کھڑے کھڑے پیشاب کرنے کے نقصانات

افسوس! آج کل کھڑے کھڑے پیشاب کرنے کا عام رواج ہو چکا ہے بالخصوص مَطار (AIR PORT) اور دیگر خاص خاص مقامات پر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا مخصوص انتظام ہوتا ہے۔ اِس طرح پیشاب کرنے سے جہاں سنّت فوت ہوتی ہے وہاں اِس کے طبّی نقصانات بھی ہیں چُنانچِہ طبّی تحقیق کے مطابِق کھڑے کھڑے پیشاب کرنے سے مَثانے کا غُدود مُتَوَرِّم (مُ۔تَ۔وَر۔رِم) ہو کر (یعنی سُوج کر) بڑھ جاتا ہے جس کے باعث پیشاب تکلیف سے آنے، دھار پتلی ہونے، قطرہ قطرہ آنے بلکہ پیشاب بند ہو جانے کے اَمراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ کھڑے کھڑے پیشاب کرنے والے بعض لوگ بِغیر دھوئے یا بے خشک کئے پینٹ کا بٹن یا زنجیر بند کر لیتے ہیں جس سے ان کی رانوں وغیرہ پر پیشاب کے چھینٹے گرتے ہیں، اِس طرح بلا عُذر بدن کو ناپاک کرنے والے گناہ گار ہونے کے ساتھ ساتھ طِبّاً بھی نقصان میں پڑ سکتے ہیں ایک مُستَشرِق (مس۔تَش۔رِق۔ یعنی ایسا فرنگی (یورپین فرد) جو مَشرِقی زبانوں مثلاً اُردو وغیرہ کا ماہِر ہو) ڈاکٹر جانٹ مِلن (Dr.Jaunt Milen) کہتا ہے: سُرِینوں (سُ۔ری۔نوں یعنی بدن کا وہ حصّہ جو بیٹھنے میں زمین پر لگتا ہے وہ) اور اُس کے اطراف کی الرجی، رانوں کی کُھجلی اور پُھڑیوں، پیڑُو (یعنی ناف کے نیچے کے حصّے) کی کھال اُدھڑنے کی بیماری، پردے کی مخصوص جگہ کے زَخم کے مریض جب میرے پاس آتے ہیں تو ان میں اکثر وُہی ہوتے ہیں جو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتے۔

پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کا عذاب

حضرتِ اَبی بَکرَہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضورِ نبیِ کریم، رء ُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ ایک

www.dawateislami.net

آدمی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بائیں طرف تھا۔ دَریں اَثنا ہم نے اپنے سامنے دو قبریں پائیں تو محبوبِ خدائے توّاب، نُبُوَّت کے آفتاب، جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے اَمر کی وجہ سے نہیں ہو رہا، تم میں سے کون ہے جو مجھے ایک ٹہنی لادے۔ ہم نے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشِش کی تو میں سبقت لے گیا اور ایک ٹہنی (یعنی شاخ) لے کر حاضرِ خدمت ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے اور دونوں قبروں پر ایک ایک رکھ دیا پھر ارشاد فرمایا: یہ جب تک تر رہیں گے ان پر عذاب میں کمی رہے گی اور ان دونوں کو غیبت اور پیشاب کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ (مسند امام احمد، 7/304، حدیث: 20395)

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو علم غیب ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! غیبتوں اور پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا قَبْر کے عذاب کے اسباب میں سے ہے۔ آہ! ہمارا وہ نازک بدن جو کہ معمولی کانٹے کی چُبھن، دوپَہَر کی دھوپ کی تَپِش و جلن اور بُخار کی معمولی سی اَگن برداشت نہیں کر سکتا وہ قَبْر کا ہولناک عذاب کیسے سہ سکے گا۔ یا اللہ پاک! ہم پیشاب کی آلودَگیوں کے جُرموں، غیبتوں، چُغلیوں اور چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، پیارے پیارے مالِک! ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے راضی ہو جا اور ہماری بے حساب مغفرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

بیان کردہ روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو علمِ غیب ہے جبھی تو بَعطائے خدائے وَہّاب قبر کا عذاب مُلاحظہ فرمالیا جیسا کہ بیان کردہ حدیثِ پاک سے ظاہِر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا

www.dawateislami.net

خان رحمۃُ اللہِ علیہ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں :

سرِ عرش پر ہے تِری گُزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر
مَلَکُوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

مشکل الفاظ کے معانی: سرِ عرش: عرش کے اوپر۔ مَلَکوت: فرشتوں کے رہنے کی جگہ۔ عیاں: ظاہِر۔

شرحِ کلامِ رضاؔ: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! عرش کے اوپر اور فرش یعنی زمین کے اندر کا سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیشِ نظر ہے۔ دنیا جہان میں کوئی بھی ایسی شے نہیں جو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ظاہِر نہ ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

شرابی پر اِنفِرادی کوشش کا نتیجہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ''نرمی'' سے جو کام ہوتا ہے وہ ''گرمی'' سے نہیں ہوا کرتا اور مُبلّغ کو تو ''موم'' سے زیادہ نَرم اور بَرف سے زیادہ ٹھنڈا رہنا چاہیے، ڈانٹ ڈپٹ اور جھاڑ جھپٹ کرنے سے کسی کی اِصلاح ہونی مشکِل ہے۔ حضرت امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ ''اِحیاءُ الْعُلُوم'' میں نَقل کرتے ہیں: حضرتِ محمد بن زَکرِیا رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں حضرتِ عبد اللہ بن محمد بن عائِشہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس حاضِر ہوا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نَمازِ مغرِب کے بعد مسجِد سے گھر کی جانِب روانہ ہوئے، راستے میں ایک قُرَیشی نوجوان نشے میں دُھت نظر آیا، اُس نے ایک عورَت کو پکڑ لیا، عورَت چِلّائی، لوگ لپکے اور اُس نوجوان پر ٹُوٹ پڑے، حضرتِ ابنِ عائِشہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُسے پہچانا اور لوگوں سے چُھڑا کر شفقت کے ساتھ سینے سے لگا لیا، اپنے گھر لائے اور اُسے سُلا دیا۔ جب وہ جاگا تو اُس کا نشہ اُتر چکا تھا۔ اُسے نشے کے دَوران ہونے والے بے حیائی کے قِصّے اور پِٹائی کا معلوم

www.dawateislami.net

ہو اتو مارے شَرم کے رو پڑا اور جانے لگا۔ حضرتِ ابنِ عائِشہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس کو روکا اور نہایت نرمی کے ساتھ نیکی کی دعوت دی اور اِحساس دلایا کہ بیٹا! آپ تو قُریشی ہیں، آپ کی خاندانی شَرافت مرحبا! یہ تو غور فرمایئے کہ آپ کس عظیم ہستی کی اولاد ہیں! بیٹا! اللہ پاک سے ڈریئے اور ہمیشہ کیلئے شراب نوشی اور دیگر گناہوں سے توبہ کر لیجئے۔ وہ نوجوان اِس پیار بھری نیکی کی دعوت سے پانی پانی ہو گیا اور اُس نے رو رو کر توبہ کی۔ شراب اور دیگر گناہوں کے قریب نہ جانے کا عہد کیا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے شفقت سے اُس کا ماتھا چوما اور خوب حوصلہ اَفزائی فرمائی۔ وہ بے حد مُتَأَثِّر ہوا اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی صُحبت میں رہنے لگا اور احادیثِ مبارَکہ لکھنے پر مامُور ہوا۔ (احیاء العلوم، 2/411 ماخوذاً)

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں | ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طُغیانی میں | جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

میں نے اُسے قتل کر کے خودکُشی کر لینی تھی۔۔۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں سے پیچھا چُھڑانے، نَماز کی پابندی کا ذِہن بنانے، مَکّی مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُنَّتیں اپنانے، دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے، جنّتُ الفردوس میں جگہ پانے اور عذابِ نار سے خود کو بچانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے۔ سُنّتوں بھرے مَدَنی قافِلوں میں سفر کا معمول بنایئے اور نیک اعمال کے مطابِق اپنی زندَگی کے شب و روز گزاریئے۔ آپ کی ترغیب و تَحرِیص کیلئے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے۔ ایک مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی کے کو مَدَنی قافلے میں سفر کے دَوران ایک مسجد میں نمازِ جمعہ سے قَبل سُنّتوں بھرا بیان کرنے کی سعادت

www.dawateislami.net

حاصِل ہوئی، بیان کے اختِتام پر مسجِد میں موجود اسلامی بھائیوں کو ان کی پیش آمدہ پریشانیوں کے لیے ”رُوحانی علاج “ حاصِل کرنے کی ترغیب دی۔ ایک صاحِب نمازِ عَصر کے وَقت ان کے پاس تشریف لائے اور اپنا مسئلہ کچھ ان الفاظ میں بیان کیا: انہیں عرصے قَبل میں روزگار کے سلسلے میں پاکستان سے باہَر گئے تو وہاں جاکر چوری، ڈاکہ زنی جیسے جَرائم اور دوسرے غیر قانونی کاموں میں مُلَوَّث ہوگئے جبکہ پاکستان میں میری غیر موجودَگی میں گھر پر یہ قِیامت ٹوٹی کہ کسی نے میرے بچّوں کی امّی پر غَلَط و بے بنیاد اِلزامات عائد کردیے جس کا نتیجہ اُس کی خودکشی کی صورت میں ظاہِر ہوا۔ جب انہیں اس سانحے (سا۔نِ۔حے) کی خبر دی گئی تو وہ صدمے سے پاگل ہوگئے اور فوری طور پر پاکستان اپنے گاؤں آ پہنچے۔ نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر انہوں نے اپنی اہلیہ پر غَلَط تہمت لگانے والے کو قتل کر کے خود بھی خودکشی کرلینے کا اِرادہ کرلیا۔ انہوں نے اِس وارِدات کے لوازِمات بھی مکمَّل کرلیے تھے لیکن اس مسجِد میں نَمازِ جُمعہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کا بیان سننے کی سعادت بھی نصیب ہوئی، بیان کے اختِتام پر آپ نے مشکِلات کے حل کے لیے ”شعبہ روحانی علاج “ سے رابطہ کرنے کی جو ترغیب دی اس سے ڈھارس بندھی۔ بیان سن کر ان کے گناہوں بھرے ارادے مُتَزَلزَل (مُت۔زَل۔زَل) ہو گئے اور انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ سے اپنا مسئلہ بیان کر کے کوئی ایسی صورت اختیار کی جائے کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ اُس کی باتیں سُن کر پہلے تو وہ گھبرائے لیکن پھر اللہ پاک و رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یاد کر کے موقع کی مناسَبَت سے مُعامَلے کو حل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے سُنّتوں بھرے تحریری بیانات کے تین رسائل ”غصّے کا علاج، عَفْوُ دَرگزر کی فضیلت اور خود کُشی کا علاج“ سے رہنمائی لیتے

www.dawateislami.net

ہوئے تقریباً ایک گھنٹے تک اُن پر اِنفِرادی کوشِش کرتے رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آخرکار وہ اسلامی بھائی اپنے خطرناک ارادے سے باز آ گئے اور یوں دو قیمتی جانیں ضائع ہونے سے محفوظ ہو گئیں اُنہوں نے اشکبار آنکھوں سے توبہ کی اور مع نابالغ بچّوں کے غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُرید ہو گئے، گھر کی حفاظت اور کاروبار میں بَرَکت کے لیے "تعویذاتِ عطّاریہ" بھی حاصل کئے۔ جب مُبَلِّغ دعوتِ اسلامی اُنہیں مَدَنی قافلے میں سفر کی رغبت دلائی تو پُرنَم آنکھوں کے ساتھ بھرّائی ہوئی آواز میں کہا: "اِن شاءَ اللہ اب تو میری تمام زندگی دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں ہی میں گزرے گی۔"

اے اسلامی بھائی نہ کرنا لڑائی　　　　کہ ہو جائیگا بدنُما دینی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِن شاءَ اللہ　　　　تم اپنائے رکھو سدا دینی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص604)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مُبَلِّغِین جُمعہ کو بیان کیا کریں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس مَدَنی بہار سے جُمعہ کے سُنّتوں بھرے بیان کی بَرَکتیں معلوم ہوئیں، دعوتِ اسلامی کے تمام ذِمّے داران کو چاہئے کہ جہاں جہاں ممکن ہو جُمعہ میں بدل بدل کر مُبَلِّغِین کے سنّتوں بھرے بیانات کی ترکیب فرمایا کریں کیوں کہ نمازِ جمعہ میں آنے والے کئی افراد ایسے ہوتے ہیں جو عُموماً کسی بھی اجتِماع میں شرکت نہیں کرتے، اِس طرح ایسوں تک بھی دعوتِ اسلامی کا دینی پیغام پہنچ جائے گا اور کئی خوش نصیبوں کا دل چوٹ کھا جائے گا اور اِن شاءَ اللہ وہ گناہوں سے تائب ہو کر پانچ وَقت کے نَمازی بن جائیں گے اور ان پر آپ کی مزید اِنفرادی کوشِش اِن شاءَ اللہ اُنہیں مَدَنی قافلے کا مسافِر بنا

www.dawateislami.net

کر دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابَستہ کرکے سنّتوں کے سانچے میں ڈھال دے گی۔ جیسا کہ ابھی آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ مُعاشَرے کا بگڑا ہوا زندگی سے بیزار شخص مُبلّغِ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے بیان اور اِنفِرادی کوشِش کی بَرَکت سے قتلِ مُسلم سے باز رہ کر اور خودکُشی کا ارادہ ترک کرکے تائب ہو گیا۔

ہر دو مِنَٹ میں تین خودکُشیاں

افسوس! آج کل ''خودکُشی'' کچھ زیادہ ہی عام ہو گئی ہے، اس کا ایک بہت بڑا سبب علمِ دین سے دُوری ہے، داڑھی مُنڈوں، یا جذباتی ماڈَرن بے رِیش لڑکوں، اسکول و کالج کے طالب علموں، دُنیوی تعلیم یافتوں یا بے پردہ و فیشن ایبل عورَتوں میں ہی خودکُشی کا مَیلان دیکھا جارہا ہے۔ آپ نے کبھی نہیں سنا ہوگا کہ فُلاں دینی طالبِ علم یا عالمِ دین یا مفتی صاحِب یا شریعت کی پابند پردہ نشین نیک بی بی نے خودکُشی کرلی۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 472 صفحات کی کتاب، ''بیاناتِ عطّاریہ (حصّہ دوم)'' صفحہ 404 تا 406 پر ہے: گناہوں کی کثرت اور اَحوالِ آخِرت کے مُعاملے میں جَہالت کے سبب افسوس! ہمارے وطنِ عزیز پاکستان میں خودکُشی کا رُجحان (رُج۔حان) بڑھتا ہی چلا جارہا ہے۔ ایک اخباری رِپورٹ کے مطابِق اگست 2004ء میں پاکستان میں خودکُشی کی 68 وارِداتیں ہوئیں جن میں کراچی کا پہلا نمبر رہا جبکہ دوسرا نمبر ملتان والوں کا آیا۔ اُسی اَخبار کے مطابِق دنیا میں ہر 40 سیکنڈ میں خودکُشی کی ایک وارِدات ہوتی ہے!

کیا خودکُشی سے جان چھوٹ جاتی ہے؟

خودکُشی کرنے والے شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جان چُھوٹ جائے گی! حالانکہ اس سے جان چھوٹنے کے بجائے ناراضیٔ ربُّ العزّت کی صورت میں نہایت بُری طرح پھنس

www.dawateislami.net

جاتی ہے۔ خدا کی قسم! خودکُشی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

آگ میں عذاب

حدیثِ پاک میں ہے: جو شَخص جس چیز کے ساتھ خود کُشی کرے گا وہ جہنّم کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ (بخاری، 4/289، حدیث:6652)

اُسی ہتھیار سے عذاب

حضرتِ ثابِت بِن ضَحّاک رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکُشی کی تو اُسے جہنّم کی آگ میں اُسی ہتھیار سے عذاب دیا جائے گا۔ (بخاری، 1/459، حدیث:1363)

گلا گھونٹنے کا عذاب

حضرتِ ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے مَروی، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے اپنا گلا گھونٹا تو وہ جہنّم کی آگ میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنّم کی آگ میں خود کو نیزہ مارتا رہے گا۔ (بخاری، 1/460، حدیث:1365)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خالی تھَیلا

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو دل اچّھائی کو اچّھائی نہ سمجھے اور بُرائی کو بُرائی تسلیم نہ کرے تو اس کے اوپر والے حصّے کو ایسے نیچے کر دیا جائے گا جیسے تھَیلے کو اُلٹا کیا جاتا ہے اور پھر تھَیلے کے اندر کی چیزیں بِکھر جاتی ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 8/667، رقم:124)

دل کے ”اَندھے“ اور ”اوندھے“ ہونے کے معنیٰ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی اس میں بربادی ہی بربادی ہے کہ آدمی کا دل اچّھائی کو اچھائی اور بُرائی کو بُرائی ماننے ہی سے انکار کر دے۔ ہمیں گناہوں سے ہمیشہ بچنا اوراللہ پاک سے قلبِ سَلیم (یعنی صحیح و سلامت دل) طَلَب کرنا چاہئے، ورنہ ابھی آپ نے دل کی تباہی کے مُتعلّق مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ کا ارشاد مُلاحظہ فرمایا۔ یاد رکھئے! گناہوں کی کثرت کے سبب پہلے دل ”اَندھا“ ہوتا اور پھر ”اوندھا“ یعنی الٹا ہو جاتا ہے جو کہ آخِرت کیلئے انتہائی تباہ کُن ہے چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (561 صفحات)“ صفحہ 405 پر ہے: تین چیزیں علیٰحدہ علیٰحدہ (عَ۔لَا۔حَ۔دَہ) ہیں، نَفس، رُوح، قَلب (یعنی دل)۔ رُوح بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور نَفس و قلب اس کے دو وَزیر ہیں۔ نَفس اس کو ہمیشہ شَر کی طرف لے جاتا ہے اور قلب جب تک صاف ہے خیر کی طرف بلاتا ہے اور مَعاذَ اللہ کثرتِ مَعاصی (یعنی گناہوں کی زیادتی) اور خصوصًا کثرتِ بِدْعات سے ”اندھا“ کر دیا جاتا ہے۔ اب اس میں حق کے دیکھنے، سمجھنے، غور کرنے کی قابِلیَّت نہیں رہتی مگر اَبھی حق سننے کی اِستِعْدَاد (یعنی قابلیت) باقی رہتی ہے اور پھر مَعاذَ اللہ ”اوندھا“ کر دیا جاتا ہے۔ اب وہ نہ حق سن سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے، بالکل چَوپَٹ (یعنی ویران) ہو کر رہ جاتا ہے۔ (پھر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا:) قَلْب (یعنی دل) حقیقۃً اس مُضْغَہ گوشت (یعنی گوشت کے لوتھڑے) کا نام نہیں بلکہ وہ ایک ”لَطِیفَہ غَیبِیَّہ“ ہے جس کا مرکز یہ مُضْغَہ گوشت (یعنی دل) ہے سینے کے بائیں (یعنی الٹے) جانب اور نَفس کا مرکز زیرِ ناف (یعنی ناف کے نیچے) ہے اسی واسِطے شافِعِیّہ (یعنی شافِعی حضرات) سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں کہ ”نفس“ سے جو وَساوِس اُٹھیں وہ ”قلب“ تک نہ پہنچنے پائیں اور حَنَفِیَّہ (یعنی حَنَفی حضرات) زیرِ ناف باندھتے ہیں۔

www.dawateislami.net

توفیق نیکیوں کی اے ربِّ کریم دے بدیوں سے بچنے والا تُو قلبِ سلیم دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مُعافی نہیں ملے گی؟

حضرتِ اَبُودرداء رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے رہنا اور بُرائی سے روکتے رہنا ورنہ تم پر ظالِم بادشاہ مُسَلَّط کر دیا جائے گا جو تمہارے چھوٹے پر رَحم نہیں کرے گا اور تمہارے نیک لوگ دُعا کریں گے مگر اُن کی دُعائیں قَبول نہیں ہوں گی، وہ مُعافی مانگیں گے مگر اُن کو مُعافی نہیں ملے گی۔ (احیاءالعلوم، 2/383)

بُری باتوں سے روکو ورنہ۔۔۔!

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، حضرتِ ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ نے اِرشاد فرمایا: اے لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْۚ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْؕ (پ7، المائدۃ:105)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! تم اپنی فکر رکھو، تمہارا کچھ نہ بِگاڑے گا جو گُمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو۔

(یعنی تم اِس آیت سے یہ سمجھتے ہو گے کہ جب ہم خود ہِدایت پر ہیں تو گُمراہ کی گُمراہی ہمارے لیے مُضِر (یعنی نقصان دِہ) نہیں، ہم کو کسی گُمراہ کو گُمراہی سے منع کرنے کی ضَرورت نہیں) میں نے مَکّی مَدَنی آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ لوگ اگر بُری بات دیکھیں اور اُس کو نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ پاک اُن سب کو اپنے عذاب میں مُبتَلا فرما دے۔

(ابنِ ماجہ، 4/359، حدیث:4005)

اس حدیثِ پاک کے تحت "مراٰۃ المناجیح" میں ہے: قراٰنِ کریم کی اس آیت:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْۚ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! تم اپنی

www.dawateislami.net

لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْؕ فِکر رکھو، تمہارا کچھ نہ بِگاڑے گا جو گُمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو۔ (پ7،المائدۃ:105)

کے حوالے سے بعض لوگ سمجھتے تھے کہ اَمْرٌ بِالمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے) کی ضَرورت نہیں بلکہ آدمی کو اپنی اِصلاح کرنی چاہیے دوسروں کے گُناہ یا کوتاہیاں اِس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں، حضرتِ ابو بکر صِدّیق رضی اللّٰہ عنہ نے اِس مُغالَطے (مُغا۔لَ۔طے) کو دُور کرتے ہوئے رسولُ اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیہ واٰلہ وسلم) کے اِس ارشادِ گرامی کے حوالے سے بتایا کہ جب لوگ بُرائی کو دیکھ کر اُسے بدلنے کی کوشش نہ کریں تو وہ سب عذاب میں مُبتلا ہوتے ہیں۔ دوسری رِوایات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اِس تبدیلی کا تعلُّق طاقت سے ہے یعنی بُرائی کو بدلنے والے لوگ اِس بات کی طاقت رکھنے کے باوُجُود نہ بدلیں تو وہ بھی عذاب کے مستحق ہوں گے۔ (مراٰۃ المناجیح،6/507)

مذکورہ آیتِ مقدّسہ کے تحت حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: مسلمان کُفّار کی محرومی پر افسوس کرتے تھے اور انہیں رنج ہوتا تھا کہ کُفّارِ عِناد (یعنی عداوت) میں مبتلا ہو کر دولتِ اسلام سے محروم رہے اللّٰہ پاک نے ان (مسلمانوں) کی تسلّی فرمادی کہ اس میں تمہارا کچھ ضَرَر (یعنی نقصان) نہیں اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی بھلائی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا فرض ادا کرکے تم بَرِیُّ الذِّمّہ ہوچکے تُم اپنی نیکی کی جزا پاؤ گے۔ عبدُ اللّٰہ بن مبارَک (رحمۃُ اللّٰہِ علیہ) نے فرمایا: اس آیت میں اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کے وُجُوب کی بہت تاکید کی ہے کیونکہ اپنی فکر رکھنے کے معنٰی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی خبر گیری کرے، نیکیوں کی رغبت دلائے، بدیوں سے روکے۔

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

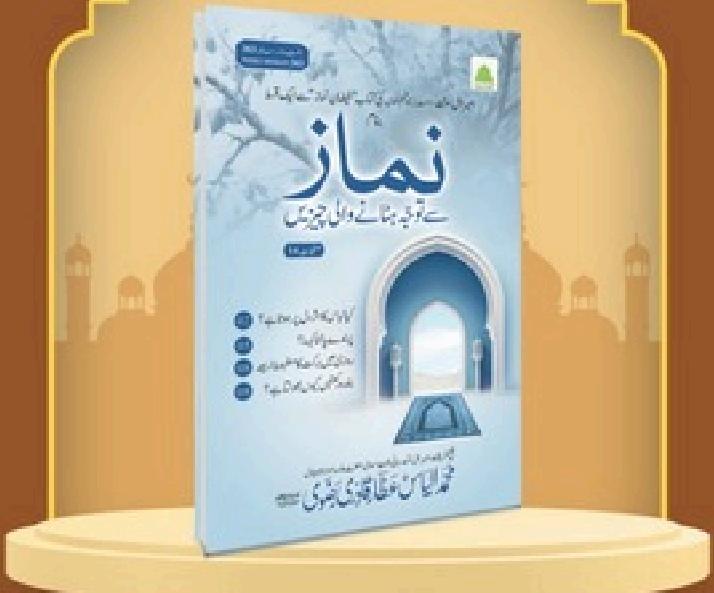

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net